آذان اور وقتِ عشاء میں فقہائے کرام کی تحقیق

مولانا مفتی ابوالحسن عظمت اللہ بنوی

دار الافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

ذیل میں اختصار کے ساتھ اکابر کے فتاوے نقل کئے جاتے ہیں:
چونکہ احسن الفتاوی کی عبارات بقیہ تمام فتاوؤں سے مختلف ہیں، لہٰذا پہلے پہل اس کی عبارات اور مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے نزدیک راجح قول ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دیگر فتاوؤں کے راجح اقوال جو کہ بندہ کی بھی رائے ہے۔ نقل کئے جائینگے قارئین حضرات کو تحقیق کی دعوت دی جاتی ہیں۔ نیز رائے کی ارسال پر ادارہ مشکور رہے گا۔

مغرب اور عشاء کے درمیان خط استواء کے مقام پر معتدل ایام میں کم از کم وقت ۵۷ منٹ سے اس وقت سفید شفق غروب ہوتی ہے۔ سرخ شفق اس سے بھی بارہ منٹ پہلے غروب ہوجاتی ہے۔ اس کے مطابق غروب آفتاب سے ۴۵ منٹ کے بعد وقت عشاء شروع ہوجائے گا یہ قول ارجح ہے اور قول اول احوط...... (احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۴۶).

(د)......" وقت (المغرب منه الى) غروب (الشفق وهو الحمرة) عندهما وبه قالت الثلاثة واليه رجع الامام كما فى شروح المجمع وغيرها فكان هو المذهب " .

" قال الشاميؒ تحت: (قوله واليه رجع الامام) أى الى قولهما فى الفتح بأنه لا يساعده رواية ولا دراية الخ. وقال تلميذه العلامة قاسم فى تصحيح القدورى ان رجوعه لم يثبت . . . . . ودعوىٰ عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول قال فى الاختيار الشفق البياض وهو مذهب الصدق ومعاذبن جبل وعائشةؓ . . . . . ولم ير والبيهقى الا حمر الا عن بن عمرؓ وتمامه فيه واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا يخرج وقت المغرب بالشک كما فى الهداية وغيرها. قال العلامة قاسم مثبت أن قول الامام هو الاصح ومشى عليه فى البحر مؤيدا له بما قدمناه . . . . . " .

" لكن تعامل الناس فى عامة البلاد على قولهما وقد أيده فى النهر تبعا للنقاية " .

اور فتاویٰ حقانیہ میں ہے:

مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی متعین وقت مقرر نہیں۔ البتہ مفتی بہ قول کی رُو سے شفقِ احمر کے غروب کے ابعد عشاء کا وقت داخل ہوجاتا ہے۔ جبکہ خطِ استواء کے درمیان مقام پر معتدل ایام میں ۴۵ منٹ کے بعد شفقِ احمر غروب ہوتا ہے۔ اور ۵۷ منٹ کے بعد

سفیدی غروب ہوتی ہے۔دیگر مقامات میں اس سے زیادہ وقت بھی ہوسکتا ہے۔اور اس زیادتی کی کوئی تحدید نہیں،البتہ مغرب کی اذان کے سوا گھنٹہ بعد عشاء کی اذان دینی چاہیئے۔

" قال العلامه الحصکفیؒ ووقت المغرب منه الیٰ غروب الشفق وهو الحمرة عندهما وبه قالت الثلاثة والیه رجع الامام کمافی شروح المجمع وغیرهما فکان هوالمذهب. قال ابن عابدینؒ " . (تحت قوله الیه رجع الامام) .

" ای الیٰ قولهما الذی هو روایة عنه ایضاً وصرح فی المجمع بان علیها " . (الفتویٰ درالمختار ج نمبر ۱ صفحه ۳۶۱ اوقات الصلوٰة مطلب فی الصلوٰة الوسطیٰ) .فتاویٰ حقانیه جلد سوم صفحه نمبر ۴۳) .

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے:

امام ابوحنیفہؒ کا مذہب دربارۂ وقت عشاء کے یہ ہے کہ سفیدی غائب ہونے کے بعد عشاء کا وقت ہوتا ہے۔اور سفیدی بعد سرخی کے ہوتی ہے۔سفیدی کا غائب ہونا آج کل قریب نو بجے کے ہے۔پس جبکہ مغرب کا وقت ساڑھے سات بجے ہوتو عشاء قریب ڈیڑھ گھنٹہ کے ہے۔پس جو صاحب کہتے ہیں کہ وقت عشاء کا نو بجے ہوتا ہے وہ صحیح ہے۔ساڑھے آٹھ بجے آج کل وقت عشاء موافق مذہب صحیح امام ابو حنیفہ کے نہیں ہوتا۔البتہ صاحبین جو سرخی کو شفق فرماتے ہیں ان کے مذہب کے موافق ساڑھے آٹھ بجے ہوتا ہے۔

مگر امام صاحب کے اصل مذہب کے موافق نہیں ہوتا گو روایت امام صاحب سے یہ بھی ہے جو صاحبین کا قول ہے۔مگر صحیح قول یہ ہے۔کہ امام صاحب کے نزدیک شفق سفیدی ہے جو بعد سرخی کے ہے۔اُس کے موافق وقت عشاء کا اس وقت ہوتا ہے۔کہ سفیدی غائب ہوجاوے اور قریب نو بجے یعنی نو بجے سے چار پانچ منٹ پہلے ہے۔یہ صحیح ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی دوسرا وقت نہیں ہے۔مگر جب مغرب کا وقت سفیدی غائب ہوئے تک رہتا ہے اور عشاء کا وقت بعد سفیدی کا ہوتا ہے تو پھر کچھ اشکال نہیں رہا اور اس تحریر میں تینوں سوالوں کا جواب پورا ہوگیا۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۷۷، ۱۷۸ مکتبه دارالعلوم) .

امدادالفتاویٰ کے حاشیہ میں ہے:

اس فتوے میں غیوبت شفق ابیض کا اعتبار کیا گیا ہے۔اور بہشتی زیور میں غروب شفق احمر کا پس وجہ تطبیق یہ ہے۔کہ بہشتی زیور میں حکم تحقیقی کا بیان ہے۔اور یہاں حکم احتیاطی کا لیکن اس میں شبہ یہ ہے۔کہ اس سے عشاء میں تو احتیاط ہوگئی لیکن مغرب میں احتیاط نہ رہی اس لئے عبارت میں یوں تغیر ہونی چاہیئے۔عشاء کا اتفاقی وقت ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ہوتا ہے۔اس لئے عشاء کی نماز و آذان ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مناسب ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۵۰) .

فتاویٰ مفتی محمود میں ہے:

ائمہ کرام کتب فقہ میں اس قدر لکھتے ہیں کہ عشاء کا وقت غیبوبة شفق کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور شفق کے بارے میں امام اعظمؒ اور صاحبین کا اختلاف ہے صاحبینؒ کے نزدیک شفق احمر کی غیبوبة پر عشاء کا وقت ہوتا ہے۔اور امام اعظمؒ کے نزدیک شفق ابیض کی غیبوبة پر

شروع ہوتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ قول امام اعظمؒ پر عمل کرنا احوط ہے گھنٹہ اور گھڑی کا حساب کتب فقہ میں نہیں یہ امر مشاہدہ کے متعلق ہے کہ غروب آفتاب کے کتنی دیر بعد سفیدی شفق کی غائب ہوتی ہے سو اس کی مقدار اہل تجربہ کے لکھنے کے موافق شفق ابیض غروب آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد غائب ہوتا ہے اور اس میں صیف وشتاء چند منٹ کا تفاوت ہوتا ہے اور صاحبینؒ کے مذہب کے موافق بارہ منٹ پہلے وقت عشاء کا ہوتا ہے۔کیونکہ تفاوت بین شفق احمر وابیض بارہ منٹ کا ہے۔

"کما فی الشامی قدمنا قریباً ان التفاوت بین الشفقین بثلاث درج کما بین الفجرین ج ۱ ص ۲۶۶ الخ اور ایک ایک درجہ ۴ منٹ کا ہے۔پس تین درجے بارہ منٹ کے مساوی ہوئے۔

" کذافی فتاویٰ دار السلام . فقط واللہ اعلم . فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۶۵۱ " . (مکتبہ جمعیت پبلیکشنز).

خیر الفتاویٰ میں ہے۔

مغرب کا وقت غروب شفق تک رہتا ہے۔شفق کی تفسیر میں دو قول ہیں،صاحبینؒ کا مذہب اور امام صاحبؒ کی ایک روایت شفق احمر کی ہے امام صاحب کا مذہب شفق ابیض کا ہے۔اگر چہ بعض فقہاء نے امام صاحب کا رجوع صاحبینؒ کے قول کی طرف نقل کیا ہے۔اور صاحبینؒ والے قول کو راجح اور مفتیٰ بہ قرار دیا ہے۔لیکن صاحب ہدایہ کے طرز بیان سے امام صاحبؒ کے قول کا راجح ہونا معلوم ہوتا ہے۔کیونکہ امام صاحبؒ کی دلیل کو مؤخر کر کے صاحبینؒ کی دلیل کا جواب دیا ہے۔(ہدایہ ج۱ ۶۹) علامہ ابن ہمامؒ نے ان حضرات کی تردید کی ہے جنہوں نے صاحبینؒ کے قول کو مفتیٰ بہ قرار دیا تھا۔

" ورده المحقق فی الفتح بانه لایساعده روایة ولادرایة " . (شامی ج ۱ ص ۲۴۱).

علامہ قاسم بن قطلو بغاؒ نے رجوع کے دعویٰ کو غلط اور غیر ثابت قرار دیا ہے:

" ان رجوعه لم یثبت لمانقله الکافة من لدن الا ئمة الثلاثة الیٰ الیوم من حکایة القولین الخ قال العلامة قاسم فثبت ان قول الامام هوالاصح ومشی علیه فی البحر " . (شامیة ج ۱،ص ۲۴۱) .

الحاصل شفق ابیض کے غروب ہونے سے قبل عشاء کے نماز نہ پڑھی جائے۔

(خیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۸۹ .فقط واللہ تعالیٰ اعلم،بمورخہ یکم مارچ ۲۰۰۹ء) .

وفی التاتارخانیة:

" واول وقت العشاء حین یعیب الشفق.......وتفسیر الشفق فی قول ابی حنیفة البیاض الذی یکون فی جانب المغرب وفی السراجیة بعدالحمرة .وفی روایة اسد بن عمر انه الحمرة وهوقول ابی یوسف ومحمد والشافعی رحهم الله وفی الوقایة وبه یفتی وفی الخانیة حتی لوصلی العشاء بعدماغابت الحمره ولم یغیب البیاض لایجوز عنده و فی الغیا ثیة واختار بعض مشائیخنافی العشاء ان یؤخذبقول ابی حنیفة فی الشتاء،

ویعتبر الشفق بیاضاً لطول اللیالی وعدم بقاء البیاض الی ثلث الیل ورد فتوی فی زمن الصدر الکبیر برھان الائمة وفیه انا لانجد وقت العشاء فی بلد تنافان الشمس کما تغرب یطلع الفجر من الجانب الاخر ھل علینا صلاة العشاء ؟فکتب فی الجواب انه لیس علیکم صلاة العشاء " . (ج ۱ ص ۳. ۴. ۴. ۴مکتبه اداره القران).

شفق کی تفصیل:

اگر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف دیکھیں تو اسمان کے کناروں پر ایک سرخی نظر آئے گی، جو تقریباً چالیس منٹ رہتی ہے تو پھر آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہے پھر ایک سفیدی آتی ہے اسی کو شفق کہتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ سفیدی یہی شفق ہے اسی کو امام صاحب نے اختیار کیا ہے۔اور یہ یہی ابوبکر صدیقؓ وعمر فاروق امہ معاذ وعائشہؓ کا مذھب ہے حدیث حضرت ابن عمر سے نقل ہے۔محدث ابن حزیمہ نے فرمایا کہ جب سرخی غائب ہوجائے اور سفیدی باقی ہو تو عشاء کے وقت داخل ہونے میں شک ہے۔یقین نہیں اس لئے علماء نے شفق میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ سرخی اور بعض نے سفیدی کیونکہ حضورﷺ نے شفق کی تفصیل نقل نہیں کی۔اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ شفق سرخی کا نام ہے جب سرخی غائب ہوجائے تو عشاء کا وقت داخل ہوتا ہے۔

(فقھی احکام ص ۴۲/۴۳ مولانا عاشق بلندشھری) .

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

" ثم الشفق ھو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفةؒ وعند ھما ھو الحمرة ھو روایة عن ابی حنیفة وھو قول الشافعیؒ " .

" لقوله علیه السلام الشفق الحمره ولابی حنیفةؒ قوله علیه وأ خر وقت المغرب اذا اسود الافق وماروا ہ موقوف علی ابن عمرؓ ذکر ہ مالک فی الموطاء وفیه اختلاف الصحابة " . (ھدایة اولین ص ۸۲)

حاشیة :

" قوله ثم الشفق الخ ضرب من الاستدلال من طریق اللغة والفقه یدل علی انه ھو البیاض. اما اللغة فلان الشفق عبارة من الرقة یقال ثوب شفق ای رقیق والشفقة من رقة القلب و محبته والبیاض اولیٰ بھذا الاسم لان اجزاء البیاض ارق من اجزء الحمرة . واما الفقه فلان المغرب بمنزلة الفجر ثم البیاض المعترض فی باب الفجر فی حکم الحمرة فلیکن کذلک فی مسألتنا ھذہ (نھایة) قوله ھو البیاض الخ قال ابن بخیم ان الصحیح المفتی به قول صاحب المذھب دون صاحبیه " .

ماہرین فلکیات کی تحقیق سے شفق ابیض کی تائید ہوتی ہے:

علامہ عبدالوھاب مراکش کا پورا رسالہ اسی موضوع پر ہے۔

(ایضاح القول الحق فی مقدار انحطاط الشمس وقت طلوع وغروب الشفقیه).

" الفجر والشفق"یعتبرانه عادۃ فی الصباح اوینتھی فی المساء عند مایکون مرکز الشمس تحت الافق بمقدار ۱۸ درجات صفحه ۱۶ " .

ترجمہ: فجراور شفق صبح صادق اورانتہائے شفق کے وقت آفتاب اُفق سے ۱۸درجات ہے۔

" عمل طائفة من المتقدمین من فلکیی الاسلام علی ان حصتی الفجر والشفق متساویان وان ابتداء طلوع الفجر وانتہاء غروب الشفق یکونان عندانحطاط الشمس عن الافق ۱۸ " . (ج۱ ص ۱۶)

نیز فقہاءکرام نے اسکی تصریح کی ہے:

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے بوادرالنودرالساعات للطاعات میں بیان فرمایا ہے جتنا تفاوت صبح صادق اور طلوالشمس میں ہوتا ہے۔اتنا ہی غروب الشمس وغروب شفق ابیض میں ہوتا ہے " ۔ (بوادرالنوادر ص۴۳) ۔

علامہ محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں:

" ان الوقت بعد طلوع الصبح الصادق الی طلوع الشمس مثل الوقت بین غروب الشمس الی مغیب الشفق الابیض فی ذالک الیوم ". (معارف السنن ج۲ ص ۲۶) .

ترجمہ:" یقیناً صبح صادق سے طلوع افتاب کے درمیان اتنا ہی فصل ہے جتنا اس دن غروب افتاب اور شفق ابیض کے درمیان ہوتا ہے"۔

اوراسی طرح ظفر احمد عثمانی نے بھی لکھا ہے امدادالاحکام ج۱ص ۱۲۳۔

الشفق: " یقع علی الحمرة فی المغرب بعد الغروب وعلی الیاض الباقی بعدھا ". (مجمع بحارالانوار ج ۳ص ۲۳۷).

ترجمہ:۔ " شفق کا اطلاق جانب مغرب غروب افتاب کے بعد کی سرخی وسفیدی دونوں پر ہوتا ہے " ۔

اورامام راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔

سورج کے غروب کے وقت دن کی روشنی کا رات کی سیاہی سے ملنا شفق ہے۔

بحوالہ قاموس القران۔

معیاراوقات الصلاۃ والصوم میں یوں تعریف منقول ہے۔شفق اس روشنی کو کہتے ہیں جو غروب وافتاب کے بعد افق عربی پر نظر آتی ہے۔ یہ روشنی پہلے زرد ہوتی ہے پھر سرخ ہوتی ہے پھر سفید ہوکر افق پر پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔پھر سمٹ کر آخر میں ایک کھڑی لکیر کی صورت اختیار کر کے غائب ہوجاتی ہے " ۔ (ص۱۵) ۔

فتح القدیر میں ہے:

قوله علیه السلام:." اول وقت المغرب حین تغرب الشمس اخروقتها حین یغیب الشفق ومارو امکان

للتحرزعن الکراھة ثم الشفق ھو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفة ؒ "

وقالا:." ھوالحمرة وھورواية عن ابی حنیفة وھوقول الشافعی ؒ ....ولابی حنیفة ؒ مارواہ ابوھریرة ؓ ان النبی ﷺ واخروقت المغرب اذا اسود الافق وھولایکون بعد زوال البیاض .فتح القدیر " . (ص ج ا ص ۲۲۳) .

" بیتندی ء المغرب من مغیب جمیع قرص الشمس .وینتھی بمغیب الشفق الأحمر وقت العشاء یبتدی ،من مغیب الشفق الی طلوع الفجر الصادق الحنفیة قالو : ان الافق الغربی یعتریہ بعد المغرب أحوال ثلاثة متعاقبة، احمرار ،ظھور السوادبعدہ فمتی ظھر السواد خرج وقت المغرب ،أماالصاحبان فالشفق عندھما ماذکر اعلی الصحیفة کالأئمة الثلاثة "

الفقہ لمذاھب الدربعہ.(ج ا ص ۱٦۸).

وصلی العشاء حین غاب الشفق :

شفق کی تعیین میں اختلاف ہے،ائمہ ثلاثہ اور صاحبین شفق سے مراد شفق احمر لیتے ہیں۔یہی قول حضرت عمر،حضرت علی ابن عباس عبارۃ بن الصامت،حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوھریرہ کا ہے۔امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفق سے شفق ابیض مراد لیتے ہے یہی قول صحابہ میں سے حضرت ابوبکر صدیق ؓ،حضرت عائشہ ؓ معاذ بن جبل،ابی بن کعب اور عبداللہ بن الزبیر سے بھی منقول ہے۔

اور بعد کے فقہاء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز،عبداللہ ابن مبارک ابوثور اور ایک روایت کے مطابق امام اوزاعی اور ایک روایت کے مطابق امام مالک بھی اسی کے قائل ہیں دراصل اختلاف کی وجہ یہ ہے،کہ حدیث باب میں لفظ شفق مطلق ہے یا بیاض پر بھی۔

خلیل بن احمد کا قول یہ ہے۔کہ " الشفق ھو الحمرة "

چنانچہ جمہور نے یہاں حمرۃ اسی بنیاد پر مراد لی ہے۔امام ابوحنیفہ کی دلیل یہ کہ مبرد۔فراء اور تعلب کے نزدیک شفق ابیض اور احمر دونوں پر ہوتا ہے۔

لہٰذا غیوبت شفق اس وقت متحقق ہوگی جب دونوں غائب ہوجائے اور اسکی تائید حضرت ابوھریرۃ کی روایت حین یغیب الافق سے ہوئی۔

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

کہ دلیل کے لحاظ سے امام صاحب کا مسلک صاحبین کے ملک کے مقابلہ میں قوی تر ہے:(درس ترمذی ج ا ص ۳۹۷ تا ۳۹۸) .

خلاصہ کلام:

ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ جبرائیل ؑ نے نزول کی اور فرمایا کہ نماز عشاء کا وقت ہے جبکہ افق سیاہ ہوجائے اور ابن حبان نے اسکو اپنے صحیح میں روایت کیا ہے اور محقق نے فتح القدیر میں امام کے قول کو ترجیح دی ہے اور کہا کہ شفق کو حمرت کہنا نہ امام کی رعایت سے ثابت ہے نہ درایت سے۔اول تو اس واسطے کہ امام کی ظاہر الروایۃ کے مخالف ہے اور ثانی تو بدلیل حدیث ابن فضل کے آخر وقت مغرب کا

یہاں تک ہے کہ افق غائب ہونا افق یعنی کنارہ سے آسمان کا اس سفیدی کے ساقط ہونے سے ہوتا ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے اور محقق کے شاگرد شیخ قاسم نے تصحیح قدوری میں کہا تو ثابت ہوا کہ امام یہی کا قول صحیح تر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتوی اور عمل نہیں مگر امام اعظمؒ کے قول پر۔ اور اس کو چھوڑ کر صاحبین کے قول کو یا کسی اور قول کو لینا نہ چاہئے۔ ''الا بضرورت ضعف دلیل یاتعاملاالناس'' کے اگرچہ مشائخ نے صاحبین کے قول پر فتوی دیا ہو۔

چنانچہ اسی مسئلہ میں اور سراج میں ہے کہ صاحبین کا قول اوسع ہے اور امام کا قول احوط ہے کمافی البحر اور یہ جودر میں ہے کہ یہاں صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے۔ نوح افندی نے اس کو یوں رد کیا ہے کہ اس پر اعتماد جائز نہیں اور امام کے قول پر صاحبین کے قول کو ترجیح دینا درست نہیں الحتصر اور امام ہی کے قول پر عمل کرنا علی الخصوص جب کہ احتیاط بھی امام ہی کے مذھب پر ہو۔

چنانچہ اس مسئلہ میں لازم'' ٹھہرا انتھیٰ ،وفیہ ان التعامل علی خلافہ''۔ اگر کوئی کہے جب امام ایک جانب ہوں اور صاحبین دوسرے اس کے دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ یہ حکم مفتی مجتھد پر محمول ہے اور جو مجتھد نہیں تو اصح یہ ہے کہ امام ہی کے قول پر فتویٰ دے چنانچہ سراجیہ مین مصرح ہے اور دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ وہ بعض مشائخ کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک امام کے قول کے ہوتے ہوئے صاحبین کے قول پر عمل نہ کرنا چاہیئے، یہ جملہ صاحب ھدایۃ کا ہے جو کہ اس نے تجنیس میں کہا۔ کہ میرے نزدیک واجب یہ ہے کہ امام کے قول پر ہر حلال میں فتویٰ دیا جائے۔

" کذافی الطحاوی ملخصاً غایۃ الاوطار " . (ج ۱ ص ۱۸۴ تا ۱۸۵ مکتبہ ایچ ایم) .

شفق کے بارے میں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ کے رائے:

اعلاء السنن میں شفق ابیض واحمر کے بارے میں کافی تفصیلی بحث نقل کی گئی ہے موصوف اخیر میں اپنی رائے یوں ظاہر فرماتے ہیں۔

قلت:" ھذا کلہ بناء الفاسد علی الفاسد ،فقولہ ان البیا ض لا یغیب الاعند ثلث اللیل الأول "غلط جدا لایقبلہ کل من لہ علم بالھیئۃ ،وذلک لان الحمر ۃ و البیاض البادیین فی الافق بعد غروب الشمس کلاھما نظیر للبیاض والحمرۃ البادیین قبل طلو ع الشمس لکون کلیھمامن أثار أشعتھا ،فمدۃ مابین غروب الشمس اِلی غیوبۃ بیاض الشفق ھی المدۃ مابین ظھوربیاض الفجرالی طلو ع الشمس سواء بسواء ،کما صرح بہ أصحاب الریاضی والھیئۃ ،قال فی حاشیۃ شرح الجغمنی الشفق والفجرھما متشابھان شکلا ومتقابلان وضعا، اذا الفجر یبدومن بیاض ضعیف مستطیل ،ثم بیاض عریض ثم حمرۃ ،والشفق یبدو بعد الغروب من حمرۃ ،ثم بیاض عریض ،ثم بیاض مستطیل " . (کلام ابن سیدالناس نیل الاوطار) .

وقال فی الشرح :" وقدِ عرف بالتجربۃ أن أول الصبح واخرالشفق انمایکون اذا کان انحطاط الشمس ثمانیۃ عشرجزأ قال المحشی ھذاھوالمشھورالخ " . (ج ۱ ص ۱۵) .

آخری بات:

بہر حال شفق احمر اور ابیض کا مسئلہ صرف احادیث اور فقہ کی عبارات سے متعلقہ نہیں بلکہ اس مسئلے کا تعلق کچھ نہ کچھ فلکیات کے ساتھ بھی ہے۔ اور اس کی تصریح خود علامہ ابن عابدینؒ کے عبارات میں ہے۔

لہٰذا موجودہ دور کے ماہرین فلکیات، مثلاً شبیر احمد کاکا خیل صاحب، پروفیسر عبدالطیف صاحب سب کا اسی پر اتفاق ہے کہ عشاء کا وقت امام صاحب کے قول کے مطابق زیادہ صحیح تر ہے، کیونکہ جب انہوں نے مسلسل مشاہدہ کیا اور اکابر علماء کے سامنے مشاہدے کا اظہار کیا تو سب نے امام صاحب کے قول کو پسند کیا۔ میرے نزدیک امام صاحب کا قول مشاہدہ اور احادیث مبارکہ سے زیادہ میل کھاتا ہے۔

اذان اور جماعت میں وقفہ:

فقہی حوالوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ اتنا وقفہ ضرور ہو کہ وضوء کرنے والے اور نفل پڑھنے والے آسانی سے فارغ ہو کر جماعت کی نماز میں شامل ہو سکے۔ مفتی کفایت اللہؒ نے لکھا ہے "کہ کم از کم ۱۵ امنٹ پندرہ کا وقفہ آذان واقامت کے درمیان ہونا چاہئے مگر مغرب میں نہیں۔ (بحواله كفايت الله المفتى ج۳ص ۷۱).

چنانچہ فتاویٰ ھندیۃ میں ہے:

" وينبغى ان يؤذن فى اول الوقت ويقيم فى وسطه حتى يفرغ المتوضى من وضوءه والمصلى من صلاته والمختصر من قضاء حاجة " . (باب الاذان فتاوى هنديه ج ا ص۵۷مكتبه ماجديه) .

اور فتاوی شامی میں ہے:

" ويجلس بينهما بقدر مايحضر الملازمون مراعيابوقت النداء الافى المغرب " . (ج ا ص ۳۸۹ایچ ایم سعید).

کبیری میں ہے:

" عن جابرؓ ان رسول ﷺ قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذا نک واقامتک قدرمايفرغ الأكل من اكله فى غير المغرب والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته وهواكان ضعيفا لكن يجوز العمل به فى مثل هذا الحكم قالوا قوله قدر مايفرغ الأكل من اكله فى غير المغرب ومن شربه فى المغرب وذلک يحصل فى سائر الصلوة بالسنةاومايشبههاالعدم كراهة التطوع قبلها بخلاف المغرب لكراهة التطوع قبلهاثم قال الجلسة تحقق الفصل لانها شرعت له كما بين الخطبتين الخ ".
(كبيرى ص ۳٦۱) .

وقت سے قبل اذان دینے کا حکم:

فقہی جزئیات سے یہ بات واضح ہے کہ وقت سے قبل اذان دینا مشروع نہیں اگر قبل از وقت آذان دی جائے تو تمام فقہاء کے نزدیک اعادہ ضروری ہے مگر یہ ملحوظ ہو کہ نماز میں فساد واقع نہیں ہوتا بشرطیکہ نماز وقت پر ادا کی جائے فقہ حنفی کے مشہور فقیہ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔

" فیعاد اذان وقع بعضه (قبله) کالاقامة خلافاللثانی فی الفجر " . (الدر المختار علی الرد ، ج ۱ ، ص ۳۸۵ .سعید).

اور فتاوی عالمگیری میں ہے:

'' تقدیم الاذان علی الوقت فی غیر الصبح لایجوز اتفاقاً وکذافی الصبح عندابی حنیفة و محمد رحمهماالله تعالیٰ وان قدم یعادفی الوقت ....وعلیه الفتوی هکذافی التاتارخانیة ناقلاً عن الحجة " .

(عالمگیری ، ج ۱ ، ص ۵۳ ،باب الاذان).

......☆☆☆☆☆......

اهل علم کی دلچسپی کے لئے مجلس التحقیق الفقهی کے مجلات

زیرِ ادارت : مولانا سید نسیم علی شاہ

(1) سہ ماہی " المباحث الاسلامیه " (اُردو)

سائنس وٹیکنالوجی کے تحقیقات وایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی تحقیق کا حامل اور فکرِ اسلامی کا ترجمان

صفحات: 136 زرِتعاون سالانہ: 240روپے

(2) ششماہی " البحوث الاسلامیه " (عربی) :

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کی علمی تحقیق (عربی زبان میں)

صفحات: 136 زرتعاون: 200روپے

برائے رابطه: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقهی

جامعه المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: (3 Line) 0092-928-331351 فیکس: 331355